Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

ہر بنس لال

بنام

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز، چنڈی گڑھ

تاریخ فیصلہ: 14 جولائی 1993

[اے۔ ایم۔ احمدی اور مدن موہن پنچھی، جسٹس صاحبان]

دی کسٹمز ایکٹ، 1962:

دفعات 110، 124- مال کی تحویل، بحق سرکار ضبطگی، اور قانونی سزاؤں / جرمانوں کا اطلاق- قرار پایا کہ دونوں توضیعات ایک دوسرے سے آزاد، منفرد، اور علیحدہ حیثیت رکھتی ہیں- دفعہ 124 کے تحت کارروائی باقی رہتی ہے حالانکہ ضبط شدہ سامان ضبط کی جائز تاریخ انقضا ہونے کے بعد دفعہ 110 کے لحاظ سے واپس کر دیا جاتا ہے۔

دفعہ 110(2) کا فقرہ- ضبطی کی مدت- کی توسیع- قرار پایا کہ، وقت میں توسیع کرتے ہوئے، ضبط شدہ سامان کا مالک نوٹس اور سماعت کا حقدار ہے۔

اپیل کنندہ کو 4.3.70 پر گرفتار کیا گیا۔ اس کے قبضے سے بھاری مقدار میں سونا، کرنسی نوٹ وغیرہ کو کاسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعہ 110 کے تحت ضبط کیا گیا۔ 27.8.70 یعنی چھ ماہ کی میعاد تاریخ انقضا ہونے سے پہلے، کلکٹر، سنٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز نے ضبطی کی مدت میں 19.3.71 تک چھ ماہ کی توسیع کا ایک یک طرفہ حکم جاری کیا۔ 4.3.71 پر اپیل کنندہ کو قانون کی دفعہ 124 کے تحت ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا تھا جس میں اسے سامان کی مجوزہ ضبطی اور تاوان عائد کرنے کی بنیاد سے آگاہ کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے ابتدائیہ اعتراض اٹھایا کہ چونکہ ایکٹ کی دفعہ 110 کے تحت ضبطی کی مدت میں اسے سماعت کا موقع فراہم کیے بغیر یک طرفہ توسیع کی گئی تھی، اس لیے پوری کارروائی کو زائل کر دیا گیا اور دفعہ 124 کے تحت نوٹس جاری کرنا ابتدا ہی سے کالعدم تھا۔ کلکٹر نے ایکٹ کی دفعہ 124 کے تحت کارروائی کے دوران اعتراض سے نمٹنے کی ہدایت کی۔ اپیل کنندہ نے آئین کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آرٹیکل 226 کے تحت ایک رٹ پٹیشن دائر کی، جس میں توسیع کے حکم کو کالعدم قرار دینے اور ترتیب وار وجہ بتاؤ نوٹس کی درخواست کی گئی۔ رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل دائر کی۔

اس سوال پر کہ: آیا کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعات 110 اور 124 باہمی طور پر آزاد، جداگانہ اور مخصوص حیثیت رکھتی ہیں، یا یہ آپس میں مربوط، باہم منسلک اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے والی ہیں،

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ 1.1. کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعہ 110 اور 124 ایک دوسرے سے آزاد، منفرد، اور علیحدہ ہیں، جس کے نتیجے میں دفعہ 124 کے تحت کارروائی برقرار رہتی ہے، حالانکہ ضبط شدہ سامان کو ضبط کرنے کی جائز تاریخ انقضا ہونے کے بعد، ایکٹ کی دفعہ 110 کے مطابق واپس کرنا پڑ سکتا ہے، یا واپس کرنا پڑ سکتا ہے۔

دی اسسٹنٹ کسٹمز و دیگران کے کلکٹر بنام چرن داس ملہوترا، [1971] 1 ایس سی سی 697؛ پر انحصار کیا۔

میسرز موہن لال دیودان بھائی چوکسی و دیگران بنام ایم پی مونڈکر و دیگران، اے آئی آر (1977) بمبئی 320؛ جیوراج و دیگران بنام کلکٹر آف کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز، بنگلور، و دیگران، (1985) 22 ای ایل ٹی 44 کرناٹک اور منی لال بنام کلکٹر سنٹرل ایکسائز، چندی گڑھ، اے آئی آر (1975) پنجاب اور ہریانہ 130، نے منظوری دی۔

اپیلٹ کلکٹر آف کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز، مدراس و دیگر بنام ٹی این خامبتی، کرمنل لا جرنل (1977) 83 (حصہ 2) 1331، نے منظوری نہیں دی۔

1.2. باب XIII میں دفعہ 110 جس میں تلاشی، ضبطی اور گرفتاری کے موضوع کا احاطہ کیا گیا ہے، تحقیقات کے مرحلے کے دوران کام کرتا ہے اور دفعہ 110(2) کے تحت اثر کا باعث بننے والا پیریڈ اینگل صرف سامان کی ضبطی سے متعلق ہوگا۔ ضبطی چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد یا چھ ماہ کی توسیعی تاریخ انقضا ہونے کے بعد ہو سکتی ہے جو متعلقہ شخص ضبط شدہ سامان کے قبضے کا حقدار ہو،

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیکن دفعہ 124 کے تحت نوٹس کی میعاد متاثر نہیں ہوتی، دفعہ 124 باب XIV میں ہے جس میں سامان کی ضبطی اور جرمانے عائد کرنے کا موضوع شامل ہے اور اس باب کے تحت کارروائی شروع کرنے پر دفعہ 124 ایک نوٹس جاری کرنے کا حکم دیتی ہے جس کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی ہے جس کے اندر نوٹس دیا جا سکے۔ سامان کی ضبطی اور ضبطی اور عائد کرنے اور جرمانے کا موضوع ایک دوسرے سے الگ نظر آتا ہے، ہر ایک کا مقصد مختلف ہوتا ہے۔ پہلے کا تعلق تحقیقات سے ہے جبکہ دوسرے کا تعلق مقدمے کی سماعت کی طرف ایک قدم کے طور پر ہے۔

اسسٹنٹ کسٹمز و دیگران کے کلکٹر بنام چرن داس ملہوترا، [1971] 1 ایس سی سی 697، پر انحصار کیا۔

1.3. یہ قانون کا طے شدہ موقف ہے کہ دفعہ 110(2) کے تحت وقت میں توسیع کرتے ہوئے ضبط شدہ سامان کا مالک نوٹس کا حقدار ہے کیونکہ چھ ماہ کی تاریخ انقضا ہونے پر ضبط شدہ سامان اسے واپس کرنا ضروری ہے، اور اگر اس مدت کو چھ ماہ کی مزید مدت کے لیے بڑھایا جانا تھا تو اسے سماعت کا حق حاصل تھا۔ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر فیصلہ دیا ہے کہ ایکٹ کی دفعات 110(2) میں پیش کردہ وقت میں مزید چھ ماہ کی توسیع کا ایک یکطرفہ حکم کالعدم قرار دیا گیا تھا۔

آئی جے راؤ، اسسٹنٹ کسٹمز و دیگران کے کلکٹر بنام بیبھوتی بھوشن باغ دیگر، [1989] 3 ایس سی سی 202، اس کے بعد آیا۔

دی اسسٹنٹ کسٹمز و دیگران کے کلکٹر بنام چرن داس ملہوترا، [1971] 1 ایس سی سی 697 اور میسرز لوکیناتھ تولارام وغیرہ بنام بی این رنگوانی و دیگران، [1974] 3 ایس سی سی 575، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1209، سال 1981۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 4206، سال 1973 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 7.8.1979 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ہر جندر سنگھ اور آر این جوشی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وی آر ریڈی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، پی پر میشورن، جواب دہندہ کے لیے جی وینکٹیشور راؤ اور نرسمہا پی ایس۔

عدالت کا فیصلہ پنچھی جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیل چندی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج کے 7 اگست 1979 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے، جو دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 4206، سال 1973 میں منظور کیا گیا تھا، جس میں قانون کا ایک اہم سوال اٹھایا گیا تھا، کہ آیا کسٹمز ایکٹ، 1962 کی دفعات 110 اور 124 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) آپس میں آزاد، الگ اور مبہم ہیں یا وہ آپس میں بنے ہوئے، آپس میں جڑے ہوئے اور آپس میں کھیلے ہوئے ہیں، جس کے جواب کا انحصار سامان کی ضبطی اور جرمانے کے نفاذ کی کارروائی کے بقایا بصورت دیگر پر ہوتا ہے۔ ایکٹ۔

4 مارچ 1970 کو یہاں کے اپیل کنندہ ہربنس لال کو گرفتار کیا گیا اور اس کے قبضے سے بڑی مقدار میں سونا، کرنسی نوٹ اور دیگر اشیاء ضبط کی گئیں۔ یہ ضبطی ایکٹ کے باب XIII کے تحت کی گئی تھی۔ اس باب میں آنے والی دفعہ 110 کی ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ جہاں دفعہ 110 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی سامان ضبط کیا جاتا ہے اور اگر سامان ضبط ہونے کے چھ ماہ کے اندر دفعہ 124 کی شق (a) کے تحت اس کے حوالے سے کوئی نوٹس نہیں دیا جاتا ہے، تو وہ سامان اس شخص کو واپس کر دیا جائے گا جس کے قبضے سے وہ ضبط کیے گئے تھے؛ بشرطیکہ چھ ماہ کی مدت، معقول وجہ دکھائے جانے پر، کسٹم کے کلکٹر کے ذریعے مزید چھ ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے بڑھایا جا سکے۔ 27 اگست 1970 کو، ضبطی کی تاریخ سے چھ ماہ کی میعاد تاریخ انقضا ہونے سے پہلے، کلکٹر، سنٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز، چندی گڑھ نے اپنے طور پر، ایک یکطرفہ حکم کے ذریعے، ضبطی کی مدت میں مزید چھ ماہ یعنی 19.3.71 تک توسیع کر دی۔ اس کے بعد، 4 مارچ 1971 کو، ایکٹ کی دفعہ 124 کی توضیعات کے مطابق اپیل کنندہ کو ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا جس میں اسے اس بنیاد سے آگاہ کیا گیا جس پر سامان ضبط کرنے اور اس پر تاوان عائد کرنے کی تجویز کی گئی تھی، نیز اسے نوٹس میں مذکور ضبطی یا جرمانے کے نفاذ کی بنیاد کے خلاف دس دن کی مدت کے اندر تحریری نمائندگی کرنے کا موقع فراہم کیا گیا۔ مذکورہ نوٹس میں اپیل کنندہ کو اپنی ذاتی پیشی کے لیے یا کسی قانونی نمائندے کے ذریعے طے شدہ تاریخ پر موقع بھی دیا گیا تھا، جس تاریخ کو ریکارڈ پر موجود شواہد کی بنیاد پر کیس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ نے جواب میں کلکٹر کے دائرہ اختیار کو چیلنج کرتے ہوئے دعوی کیا کہ چونکہ ایکٹ کی دفعہ 110 کے تحت ضبطی کی مدت میں توسیع کو یک طرفہ بنادیا گیاہے، لہذااپیل کنندہ کو مجوزہ توسیع کے خلاف سماعت کا موقع فراہم کیے بغیر، پوری کارروائی کو ذائل کر دیا گیااور لہذا دفعہ 124 کے تحت نوٹس جاری کرنا شروع سے ہی کالعدم تھا۔تاہم کلکٹر نے درخواست گزار کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراض کو یہ دیکھتے ہوئے موخر کر دیا کہ اس سے ایکٹ کی دفعہ 124 کے تحت کارروائی کے دوران نمٹا جائے گا۔ اس طرح اس مرحلے پر ہی اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک درخواست میں عدالت عالیہ سے رجوع کیا جس میں توسیع کے حکم کو کالعدم قرار دینے اور ترتیب وار وجہ بتاؤ نوٹس کی درخواست کی گئی تھی،اور متبادل طور پر، کلکٹر کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ پہلے ابتدائیہ اعتراض کا فیصلہ کرے اور ایکٹ کی دفعہ 124 کے تحت کیس کے ساتھ آگے نہ بڑھے،اس کی ابتدا شروع سے ہی کالعدم ہے۔

اپیل کنندہ کے ذریعہ اپنائے گئے قانونی موقف کی کسٹم حکام نے تردید کی۔تاہم، حقیقت پسندانہ موقف کی تردید نہیں کی گئی تھی۔مزید یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ گولڈ (کنڑول) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 78 کے تحت اپیل کنندہ کے خلاف کارروائی بھی اس ایکٹ کی دفعہ 79 کے تحت مقررہ مدت کے اندر شروع کی گئی ہے۔اس کے بعد سامان کی ضبطی کو گولڈ (کنڑول)ایکٹ کے تحت ہونے کا مشورہ دیا گیا،اور اس طرح یہ استدعا کی گئی کہ کسٹم حکام کے ذریعہ سامان کو رکھنے کے مقصد سے کسٹم ایکٹ 1962 کی دفعہ 110(2)اب عمل میں نہیں ہے۔ قانونی سوال پر،اس بات پر زور دیا گیا کہ دفعات 110 اور 124 کی توضیعات باہمی طور پر خصوصی تھیں؛ پہلی صرف اس شخص کو سامان کی واپسی میں مجبور کرتی ہے جس کے قبضے سے وہ اصل یا توسیع شدہ مدت کی میعاد تاریخ انقضا ہونے پر لے جایا گیا تھا۔جہاں تک زیر بحث سامان کا تعلق ہے، یہ استدعا کی گئی تھی کہ وہ اپیل گزار کو واپس کر دیے گئے ہوں گے لیکن اپیل گزار کے خلاف گولڈ (کنڑول) ایکٹ، 1968 کے تحت کارروائی شروع کی گئی ہے۔

مذکورہ بالا سوال پر، عدالت عالیہ نے 1979 میں فیصلہ دیتے وقت ملک کی مختلف عدالت عالیہان میں اختلاف رائے پایا۔ سنگل جج، خود کو اپنی عدالت کے نقطہ نظر سے پابند سمجھتے ہوئے، یہ مؤقف اختیار کرتے ہوئے کہ دفعہ 124 کے تحت کارروائی قانون کی دفعہ 110 کی توضیعات سے آزاد ہے،اور اگرچہ کوئی شخص جس سے سامان ضبط کیا گیا تھا وہ قانون کی دفعہ 110(2) کے تحت

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقررہ مدت کے اندر نوٹس کی ملازمت میں ناکامی کے پیش نظر سامان واپس حاصل کرنے کا حقدار ہو سکتا ہے، پھر بھی دفعہ 124 کے تحت ضبطی کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ مذکورہ وجہ سے، عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا جس کی وجہ سے اپیل کنندہ کو اس عدالت میں اپیل کرنی پڑی۔

اس موقع پر، ان دو توضیعات کا نوٹس لینا مناسب ہو گا، جن کا حوالہ آگے دیا گیا ہے:-

"110. سامان، دستاویزات اور چیزوں کی ضبطی: (1) اگر مناسب افسر کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ اس ایکٹ کے تحت کوئی سامان ضبط کرنے کے جوابدہ ہے، تو وہ اس طرح کے سامان کو ضبط کر سکتا ہے:

بشرطیکہ جہاں اس طرح کے کسی سامان کو ضبط کرنا قابل عمل نہیں ہے، مناسب افسر سامان کے مالک کو یہ حکم دے سکتا ہے کہ وہ ایسے افسر کی سابقہ اجازت کے علاوہ سامان کو نہیں ہٹائے گا، اس کے ساتھ حصہ نہیں لے گا، یا دوسری صورت میں اس کے ساتھ معاملہ نہیں کرے گا۔

(2) جہاں ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی سامان ضبط کیا جاتا ہے اور سامان ضبط ہونے کے چھ ماہ کے اندر دفعہ 124 کی شق (a) کے تحت اس کے حوالے سے کوئی نوٹس نہیں دیا جاتا ہے، سامان اس شخص کو واپس کر دیا جائے گا جس کے قبضے سے وہ ضبط کیے گئے تھے:

بشرطیکہ مذکورہ بالا چھ ماہ کی مدت، معقول وجہ دکھائے جانے پر، کسٹمز کے کلکٹر کے ذریعے چھ ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے بڑھا دی جا سکتی ہے۔

(3) مناسب افسر کسی بھی دستاویز یا چیز کو ضبط کر سکتا ہے جو اس کی رائے میں اس ایکٹ کے تحت کسی بھی کارروائی کے لیے مفید یا متعلقہ ہو۔

(4) وہ شخص جس کی تحویل سے ذیلی دفعہ (3) کے تحت کوئی دستاویزات ضبط کی گئی ہیں، اسے کسٹم افسر کی موجودگی میں اس کی کاپیاں بنانے یا اس سے اقتباسات لینے کا حق حاصل ہو گا۔"

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"124. سامان وغیرہ کو ضبط کرنے سے پہلے وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنا-اس باب کے تحت کسی بھی سامان کو ضبط کرنے یا کسی شخص پر کوئی تاوان عائد کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا جائے گا جب تک کہ سامان کا مالک یا ایسا شخص-

(a) تحریری طور پر نوٹس دیا جاتا ہے جس میں اسے ان بنیادوں سے آگاہ کیا جاتا ہے جن پر سامان ضبط کرنے یا جرمانہ عائد کرنے کی تجویز ہے۔

(b) ضبط کرنے یا اس میں مذکور تاوان کے نفاذ کی بنیاد کے خلاف نوٹس میں بیان کردہ معقول وقت کے اندر تحریری طور پر نمائندگی کرنے کا موقع دیا جاتا ہے؛اور

(c) معاملے میں سماعت کا معقول موقع دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ شق (a) میں مذکور نوٹس اور شق (b) میں مذکور نمائندگی، متعلقہ شخص کی درخواست پر زبانی ہو سکتی ہے۔"

جیسا کہ دفعہ 110 سے پہلے کہا گیا ہے کہ باب XIII میں تلاشی، ضبطی اور گرفتاری کے موضوع کا احاطہ کیا گیا ہے۔یہ دفعہ تحقیقات کے مرحلے کے دوران کام کرتا ہے۔دفعہ 124 کا اشارہ پہلے باب XIV میں دیا گیا ہے جس میں سامان کی ضبطی اور جرمانے کے نفاذ کا موضوع شامل ہے۔تحقیقات کا موضوع اور ضبطی اور جرمانے کا نفاذ ایک دوسرے سے ظاہری طور پر الگ ہیں، ہر ایک کا مقصد مختلف ہے۔اس عدالت کی ایک آئینی بنچ، آئی جے راؤ، اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز دیگران اور زبنام بیبھوتی بھوشن باغ ودیگر، [1989] 3 ایس سی سی 202، نے ایکٹ کی دفعہ 110(2) کے فقرہ کی تشریح کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب سامان کی ضبطی کے سلسلے میں مدت میں چھ ماہ سے زیادہ توسیع کرنا چاہتے ہیں تو کلکٹر کو توسیع کا فیصلہ کرنے سے پہلے سامان کے مالک کو نوٹس دینا چاہیے اور سماعت کا متحمل ہونا چاہیے، کیونکہ چھ ماہ کے بعد اپنے سامان کی بحالی کا اس کا حق توسیع کے حکم سے ختم ہو جاتا ہے۔اس نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جہاں کسی شخص کے حقوق کسی کارروائی میں کسی اتھارٹی کے حکم سے منفی اور متعصبانہ طور پر متاثر ہوتے ہیں، ایسا شخص قبل از فیصلہ نوٹس کا حقدار ہے اس سے قطع نظر کہ کارروائی عدالتی، نیم عدالتی یا انتظامی نوعیت کی ہو۔اس سے قبل اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز اینڈ دیگر بنام چرن داس ملہوترا، [1971] 1 ایس سی سی 697 میں، اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ کلکٹر سے میکانکی طور پر یا معمول کے طور پر توسیع کی تجویز کرنے کی توقع نہیں کی جاتی تھی بلکہ صرف اس

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بات پر مطمئن ہونے پر کہ حقائق موجود ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ دفعہ 110(2) میں فراہم کردہ وقت کے اندر حقیقی وجوہات کی بنا پر تحقیقات مکمل نہیں کی جا سکی اور اس لیے مدت میں توسیع ضروری ہو گئی ہے۔عدالت نے اس بات پر بھی زور دیا کہ کلکٹر وقت میں اس وقت تک توسیع نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنے سامنے رکھے گئے حقائق پر مطمئن نہ ہو کہ توسیع کی ضرورت کی معقول وجہ ہے، ایسی صورت میں بارِ ثبوت واضح طور پر کسٹم حکام پر ہو گا جو توسیع کے لیے درخواست دیتے ہیں تا کہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ اس طرح کی توسیع ضروری تھی۔اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ چھ ماہ کی تاریخ انقضا ہونے پر، ضبطی کی تاریخ سے، سامان کا مالک ضبط شدہ سامان کی بحالی کے حق کا حقدار ہو گا، اور جب اسے اطلاع دیے بغیر حق کو شکست نہیں دی جا سکتی تو توسیع کی تجویز پیش کی گئی تھی۔یہ پایا گیا ہے کہ اس نکتے پر دوبارہ غور کیا گیا تھا میسرز لوکناتھ تولرام وغیرہ بنام بی این رنگوانی و دیگران، [1974] 3 ایس سی سی 575، لیکن اس معاملے کو مختلف تحفظات پر ختم کیا گیا ہے۔بلا شبہ قانون کا طے شدہ موقف یہ ہے کہ دفعہ 110(2) کے تحت وقت میں توسیع کرتے ہوئے ضبط شدہ سامان کا مالک نوٹس کا حقدار رہے، کیونکہ چھ ماہ کی تاریخ انقضا ہونے پر ضبط شدہ سامان اسے واپس کرنا ضروری ہے، اور اگر اس مدت کو چھ ماہ کی مزید مدت کے لیے بڑھایا جانا تھا تو اسے سماعت کا حق حاصل تھا۔عدالت عالیہ نے اپیل کے تحت فیصلے میں اس طرح صحیح طور پر مشاہدہ کیا ہے کہ اس کے سامنے یہ متدعویہ نہیں تھا کہ ایکٹ کی دفعات 110(2) اور 124 میں پیش کردہ وقت میں مزید چھ ماہ کی توسیع کے ایک طرفہ حکم کو بگاڑ دیا گیا تھا۔

اس کے بعد یہ سوال آتا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 110 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت وقت میں توسیع کے حکم کا کیا نتیجہ ہے۔اپیل کنندہ کے قابل وکیل ہمیں یہ فیصلہ دلانے کے لیے کہیں گے کہ اس خلاف ورزی کے پیش نظر، دفعہ 124 کے تحت کارروائی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ وہ دفعہ 110 کی مدد کے بغیر شروع نہیں کی جا سکتی۔تاہم، یہ دلیل چرنداس ملہوترا کے کیس کے اوپر کے تناسب کے خلاف ہے اور اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔مقدمے کی رپورٹ کے پیراگراف 5 کے دوسرے نصف میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا:-

> "دفعہ 124 میں کہا گیا ہے کہ اس باب کے تحت کسی بھی سامان کو ضبط کرنے یا کسی شخص پر کوئی تاوان عائد کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا جائے گا جب تک کہ سامان کے مالک یا ایسے شخص کو تحریری طور پر نوٹس نہیں دیا جائے جس میں اسے ان

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بنیادوں سے آگاہ کیا جائے جس پر سامان کو ضبط کرنے یا تاوان عائد کرنے کی تجویز ہے۔ دفعہ کسی بھی مدت کا تعین نہیں کرتا ہے جس کے اندر اس کے ذریعہ مطلوبہ نوٹس دیا جانا ہے۔ دفعہ 110(2) میں دی گئی مدت صرف سامان کی ضبطی کو متاثر کرتی ہے نہ کہ نوٹس کی صداقت کو۔"

(زیر تاکید)۔

واضح طور پر، اس طرح یہ قرار دیا گیا ہے کہ دفعہ 110(2) کے تحت اثر کا سبب بننے والا پیریڈ اینگل صرف سامان کی ضبطی سے متعلق ہوگا۔ دفعہ 124 کے تحت نوٹس کا جواز، جس کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی ہے جس کے اندر اسے دینا ضروری ہے، متاثر نہیں ہوتا ہے۔ ضبطی، چھ ماہ کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد یا چھ ماہ کی توسیع شدہ مدت کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد، مالک یا متعلقہ شخص ضبط شدہ سامان کے قبضے کا حقدار ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا اس لیے ہے کیونکہ اس مرحلے پر معاملہ زیر تفتیش ہے۔ باب XIV کے تحت کارروائی شروع کرنے پر، دفعہ 124 ایک نوٹس جاری کرنے کا حکم دیتی ہے جس کے لیے کوئی مدت طے نہیں کی گئی ہے جس کے اندر نوٹس دیا جا سکے۔ فرق واضح ہے کیونکہ یہ مقدمے کی سماعت کی طرف ایک قدم کے طور پر جاتا ہے۔ چرنداس ملہوترا کے معاملے میں اس عدالت کا تناسب، اس طرح پہلے بیان کردہ سوال کو حل کرتا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دونوں دفعات 110 اور 124 آزاد، منفرد، اور علیحدہ ہیں، جس کے نتیجے میں دفعہ 124 کے تحت کارروائی باقی رہ سکتی ہے، حالانکہ ضبط شدہ سامان کو ضبط کرنے کی جائز تاریخ انقضا ہونے کے بعد، ایکٹ کی دفعہ 110 کے لحاظ سے واپس کرنا پڑ سکتا ہے، یا واپس کرنا پڑ سکتا ہے۔

میسرز موہن لال دیودان بھائی چوکسی و دیگران بنام ایم پی مونڈکر و دیگران، اے آئی آر (1977) بمبئی 320، جیسا کہ واضح ہے، میں بمبئی عدالت عالیہ نے چرنداس ملہوترا کے کیس کی درست تعریف کی اور اس کی پیروی کی۔ ایسا کرتے ہوئے، اس نے مشاہدہ کیا ہے:

"اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے کہ دفعہ 110 کا بنیادی مقصد سامان کی ضبطی یا ذاتی تاوان کے نفاذ کے لیے کارروائی کا آغاز نہیں ہے، بلکہ اس بات کی نشاندہی کرنا ہے کہ اگر اس طرح کی شروعات دفعہ کی مقرر کردہ وقت کے اندر نہیں ہوئی ہے تو کیا ہوگا۔ مقررہ وقت کے اندر کارروائی شروع نہ کرنے کے نتائج دفعہ میں بیان کیے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ سامان اس شخص کو واپس کر دیا جائے گا جس کے قبضے سے وہ ضبط کیے گئے تھے۔ باب XIII کی تمام توضیعات تفتیشی مشینری کو

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آسان بنانے کے اقدامات ہیں اور مقررہ وقت کے اندر دفعہ 124 کی شق (a) کے تحت وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں کسٹم حکام کی طرف سے صرف اس شخص کو سامان واپس کرنے کی ذمہ داری ہو گی جس کے قبضے سے وہ ضبط کیے گئے تھے۔ دفعہ 110 کی زبان میں اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ دفعہ 124 کے تحت کارروائی شروع کرنے کے مجاز اتھارٹی کے اختیار پر کوئی موٹی یا حد عائد کی گئی ہے۔ دوسری طرف، دفعہ 124 باب XIV پر مشتمل ہے جس میں سامان وغیرہ کی ضبطی اور تاوان کے نفاذ سے متعلق ٹھوس توضیعات شامل ہیں۔ ضبط کرنے یا ذاتی تاوان کے نفاذ کا حکم منظور کرنے سے پہلے دفعہ 124 کے تحت وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنا لازمی ہے، لیکن دفعہ 124 کی زبان واضح اور درست ہے اور اس وقت کے حوالے سے کوئی پابندی یا حد یا یہاں تک کہ ایک رکاوٹ بھی عائد نہیں کی گئی ہے جب وجہ بتاؤ نوٹس جاری کر کے کارروائی شروع کی جا سکتی ہے۔

ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ یہ معاملے کا درست نظریہ ہے۔

جیوراج و دیگران بنام کسٹم اور سنٹرل ایکسائز، بنگلور، و دیگران، (1985) 22 ای ایل ٹی 44 کرناٹک میں، کرناٹک عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج نے صحیح طور پر فیصلہ دیا کہ دفعہ 110 کے تحت دیے گئے حکم کی نااہلی کسی بھی طرح سے ضبط کرنے اور ایکٹ کے باب XIV کے تحت شروع اور مکمل کیے گئے تاوان کے نفاذ کی کارروائی کے جواز کو متاثر نہیں کرتی ہے۔ اسی استدلال پر منی لال بنام کلکٹر، سنٹرل ایکسائز، چندی گڑھ، اے آئی آر (1975) پنجاب اور ہریانہ 130 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کا نظریہ، جس کی بعد میں اس عدالت کے لیٹر پیٹنٹ بنچ نے اپیل میں تصدیق کی، اس معاملے کا درست نظریہ ہے اور فاضل سنگل بنچ نے اپیل کے تحت فیصلے میں اسی پر عمل کرنے کا پابند محسوس کیا۔ آندھرا پردیش عدالت عالیہ کی طرف سے اپیلٹ کلکٹر آف کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز، مدراس و دیگر بنام ٹی این کھا میبتی، کرمنل لا جرنل (1977) 83 (حصہ 2) 1331 میں چرنداس ملترا کے کیس کی بظاہر غلط تعریف پر، اگرچہ عدالت عالیہ کو اس سے نمٹنے کا فائدہ حاصل تھا، لیکن اسے برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اس کا نظریہ کہ دفعہ 110 اور 124 جیوراج و دیگران بنام کسٹم اور سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر سے الگ اور مختلف نہیں ہیں، ایک دوسرے کو درست نہیں ہے۔ دیگر عدالتِ عالیہان کے خیالات اب مندرجہ بالا جواب سے سیدھے کھڑے ہوں گے، اس فیصلے کو مزید کیس قانون کے ساتھ بوجھ ڈالے بغیر۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مذکورہ بالا سوال کا جواب دینے کے بعد، اپیل کے تحت عدالت عالیہ کا حکم ہماری تعریف کرتا ہے اور ان حالات میں برقرار رکھنے کا حقدار ہے۔ اس کے مطابق، ایسا کرتے ہوئے، ہم اپیل کو مسترد کرتے ہیں لیکن اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔

اپیل مسترد کردی گئی۔